

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غیرت کے نام پر قتل..... اسباب اور سدّ باب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وطن عزیز پاکستان میں ہر چند روز میں ایسے واقعات تو اتر سے وقوع پذیر ہو رہے ہیں جو ہماری معاشرتی بنیادوں میں زلزلہ پھا کر دیتے ہیں۔ ماہ رمضان میں ہمارے نشریاتی اداروں نے جس ہلکے پن کا مظاہرہ کیا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ دین کو گویا باز مچھڑا اٹھالیا گیا۔ وہ لوگ دین میں رائے زنی کرتے رہے جو شرف انسانی پر بد نما داغ ہیں۔ علامۃ الناس کو رمضان کی برکات سے محروم رکھنے کے لیے خاص سحری و افطاری کے اوقات میں بے حیائی پر مبنی پروگرام نشر کیے جاتے رہے، دیگر اوقات میں بھی بے حیائی کے ایسے مظاہرے ہوئے کہ معروف معنوں میں غیر مذہبی لوگ بھی اس پر جڑ بڑ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ایک صاحب نے تو حد کر دی اور سیدھے سبھاؤ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی پر حملہ آور ہو گئے۔ عقیدہ ختم نبوت سے متعلق آئین کی متفقہ ترمیم کے خلاف اپنے دل کا غبار نکالا۔ متعلقہ ادارے نے اگرچہ پر زور عوامی احتجاج کے بعد بہ ہزار وقت سہی، چند روز کے لیے اس پروگرام پر پابندی لگا دی جس میں ناموس ختم نبوت کے خلاف قادیانیوں کی واشگاف حمایت کی گئی تھی۔

ایک دوسرا معاملہ جس کا ایک سراسر ہمارے معاشرے سے جڑا ہوا ہے تو دوسرا سراسر اذرائع ابلاغ نے تھام رکھا ہے، وہ غیرت کے نام پر قتل کا ہے۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے غیرت کے نام پر قتل میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ ایک سروے کے مطابق صرف ۲۰۱۳ء سے اکتوبر ۲۰۱۴ء تک ۸۶۹ واقعات قتل غیرت کے ہوئے ہیں، اس کے بعد ۲۰۱۵ء گذر گیا اب ۲۰۱۶ء کا نصف ہو چکا ہے، اس دوران مزید کتنے واقعات ہو چکے ہوں گے گذشتہ پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت ایک مسودہء قانون پر غور کر رہی ہے جس کے ذریعے اس طرح کے قتل کی روک تھام کی جاسکے۔ ایک طرف تو یہ ہے دوسری طرف جب بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو نشریاتی اداروں میں پہلے سے تیار بیٹھے افراد کی زبانیں دین و مذہب کے خلاف کبھی ملفوف پیرائے میں اور بعضے وقت واضح انداز میں زہر اگلنے لگتی ہیں۔ غیرت..... جو کارم اخلاق میں سے ایک عظیم صفت ہے اس کا اس طور تذکرہ کیا جاتا ہے جیسے یہ فالٹو، بے معنی بلکہ کسی درجے میں کوئی منفی صفت ہو۔ نشریاتی اداروں میں بیٹھے افراد کو شاید اس بات کا ادراک و احساس ہی نہیں کہ

غیرت کیا چیز ہوتی ہے؟..... اس کی وجہ بھی غالباً ان اداروں کا وہ ماحول ہے جس میں غیرت و حمیت کا گزرنہیں ہوتا۔ فسادِ قلب و نظر کا شکار افراد ان اعلیٰ انسانی قدروں کا پاس رکھ بھی نہیں سکتے، وہ..... وہی کچھ کہتے ہیں جو ان کے مریض دلوں میں ہے یا جو انہیں سکھایا پڑھایا گیا ہے۔

ہمیں ان سطور میں غیرت کے نام پر قتل کی وکالت یا موافقت نہیں کرنی (شریعت مطہرہ نے اس باب میں واضح احکام دیے ہیں) ہمیں ان واقعات کو ایک دوسرے زاویے سے دیکھنے کی کوشش کرنی ہے..... سوال یہ ہے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی بنا پر ایک شریف گھرانے کی بچی تمام دینی اور اخلاقی حدود و قیود کو توڑتے ہوئے اپنے والدین اور خاندان کی عزت کو پامال کر دیتی ہے۔ وہ کسی اجنبی مرد سے مراسم رکھتی اور گھر کے محفوظ ماحول کو چھوڑ کر اس کے ساتھ فرار ہو جاتی ہے؟!..... ہمارے نشریاتی ادارے جو کچھ پیش کر رہے ہیں کیا وہ معاشرے کو مثبت اقدار دے رہے ہیں یا منفی؟!..... ہمارا مخلوط نظامِ تعلیم، ہر شعبہ زندگی میں عورت کی شمولیت اور برابری کے نام پر مخلوط سرکاری اور پبلک ادارے ان واقعات کے رونما ہونے میں کتنا کردار ادا کر رہے ہیں؟!..... غیرت کے نام پر قتل کرنے والے کا تو ٹرائل کیا جاتا ہے، معاشرے میں پھیلائی گئی بے راہ روی، بے باک ٹاک شو، بے حیائی پر مبنی ٹی وی ڈرامے زیر بحث کیوں نہیں لائے جاتے؟!..... اُن والدین اور افراد خاندان کے لیے ہمارے دلوں میں ہمدردی کے جذبات کیوں پیدا نہیں ہوتے جن کی عزت بھری دنیا میں پامال کر دی گئی؟!..... یہ وہ سوالات ہیں جن کا حل تلاش کیے بغیر ایسے واقعات کی روک تھام نہیں کی جاسکتی۔

پاکستانی معاشرہ اگرچہ من حیث المجموع مثالی معاشرہ نہیں، اور اس معاشرے میں بہت سے تضادات بھی ہیں، مگر ایسا بھی نہیں کہ شرم و حیا، اور غیرت و حمیت بالکلیہ رخصت ہو گئے ہوں۔ یہ تو ایک آفاقی حقیقت ہے کہ ہر عمل کا ایک رد عمل ہوتا ہے۔ کمزور عمل کا رد عمل کمزور اور شدید اور زوردار عمل کا شدید اور زوردار رد عمل..... اس رد عمل کی انتہا قتل بھی ہو سکتی ہے۔ ہم یہاں بے غیرتی کے عمل پر اظہارِ غیرت کے رد عمل کی بات کر رہے ہیں ورنہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی حوصلہ افزائی کی جائے تو سارا معاشرہ ہی انار کی کا شکار ہو جائے گا۔ اس لئے کہ کوئی بھی غیرت مند باپ یا بھائی اپنی خواتین کو فحش کار اور نکاب کرتے دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ بخاری شریف کتاب الحدود میں حدیث شریف ہے:

عن مغيرة بن شعبه رضى الله عنه قال: قال سعد بن عباد بن عبد الله رضى الله عنه لور أيت رجلاً مع امرأتي لضربته بالسيف غير مصفح! فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتعجبون من غيرة سعد فوالله لآنا أغبر منه والله أغبر مني، ومن أجل غيرة الله حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن (رواه البخاري ومسلم)

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی

بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ لوں تو اسے تلوار سے مار ڈالوں، ہرگز نہ اسے چھوڑوں گا۔ (اس بات کی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو سعد کی غیرت پر تعجب ہے؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ صاحب غیرت ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں، اسی غیرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام فواحش ظاہری اور باطنی کو حرام قرار دے دیا ہے۔“

ایک دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہے:

ان اللہ یغار و غیرة اللہ ان یأتی المؤمن ما حرم اللہ (بخاری، کتاب النکاح)

”بے شک اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور غیرت الہی یہ ہے کہ مومن حرمت کا ارتکاب کرے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یغار و اللہ اشد غیراً (رواہ مسلم)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بڑھ کر غیرت

والے ہیں۔“

یہاں غیرت جیسی عظیم انسانی قدر کے بارے میں وارد احادیث کا احاطہ کرنا مقصود نہیں، صرف یہ بتانا ہے کہ غیرت اعتدال میں رہتے ہوئے ایک مومن سے مطلوب محمود صفت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ..... ”خاص ہے ترکیب میں تو مرسول ہاشمی“..... اسے مغربی معاشرے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام میں نسب کی حفاظت کے لیے عفت و عصمت اور پاک دامنی کو خاص مقام حاصل ہے۔ اسلامی معاشرے میں عفت و عصمت کی پاسپانی جیسی ممکن ہے کہ مرغیور ہو، وہ اپنے اہل و عیال پر غیرت کی نگاہ رکھنے والا ہو، وہ اپنے گھر کے افراد کو حدود اللہ کی پامالی، فحش کے ارتکاب اور زنا کے قریب بھی جانے سے منع کرنے والا ہو۔

ہماری رائے یہ ہے کہ غیرت کے نام پر قتل کے خلاف ضرور قانون سازی کیجیے، بلکہ پہلے سے موجود قوانین کو بھی بروئے کار لائیے، اس سلسلے میں کتب حدیث و فقہ میں موجود واضح احکام سے بھی مدد لیجیے، مگر ساتھ ساتھ ان اسباب کو بھی ختم کیجیے جن کی بنا پر قتل تک نوبت آجاتی ہے۔ اس بات کا بھی اہتمام کیجیے کہ اخلاق و کردار کو تباہ کرنے والے، بے حیائی کی دعوت دینے والے، زنا کے راستوں پر لے جانے والے تمام اسباب خصوصاً ٹی وی پروگراموں پر بھی قدغن لگائی جائے۔ اگر یہ نہیں تو پھر سمجھا جاسکتا ہے کہ محض قتل غیرت کی سزا دے کر دراصل مذہب اور اعلیٰ انسانی اقدار سے بغاوت کی راہ ہموار اور فحاشی و عریانی کی پذیرائی کی جا رہی ہے،..... اللہ تعالیٰ وہ دن نہ لائے۔ آمین!

